

نمبر ۲۲



جلد ۱۱

ہفت شعبان

مطبوعہ

فرمان سلف خستہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توہیت ہم انجیل بر افتادہ تجہیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ
منشور محمدی عیش			
مستوجب و جہ خدا ہے	جو خسر و کشور بقا ہے	جو او کی ثنا لکھو وہ کم ہے	خورشید عرب مرعش ہے
عالم ہے قدیر ہی احد ہے	سلطان تسلیم و ابد ہے	وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریا ہے
مالک رازق کریم متعلق	عادل سامع مرید صادق	شاہنشہ کشور بنوت	آر ایش مسند شریعت
خلاق زمین آسمان ہے	وہ غارین باغ کن و کان ہے	سب پریشانی حیا ہے	وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہو ایک لفظ کن سے	انتقار ہزار عالم اد کے	ای خامہ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
تذیل فلک بوجہ حسن	شمع و مہر سے ہی روشن	جب سے نکلا یہ رشک گزار	نظرون سے گرے جہان کے خار
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حسیم لایزالی	جو فضل و شرف اسے بجای	ہمنام جناب مصطفیٰ ہے
دیہم جلال فرق پر ہے	اور نہ گت دم پہ جلوہ گری	نور رخ دلپذیر اسلام	ما حی ملل ظہر اسلام
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز میں رکھی ہے	شمس الجبار آسمان پر	ہی پیش سے نیک اختر
افعال حکیم لایزالے	ہوئی ہمیں مصلحت سے خالی	کرتا ہی بقلب ارناشاد	منشور محمدی کی فسر یاو
لبا لکھون ثنائی ایزد پاک	ارشاد بنی ہی ما عرفناک	چھپتے ہیں صحیح کو ایف	بے شبہ ہی افہام صافیف
جب نعت بنی کا وقت آیا	خام نہ ادب سے سر ہکا یا	عدہ خبرین نفیس مضمون	ہر لفظ ہی رشک و مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی نشان شاہ لولاک	ہر سال و پیہ پنج جو دے	اس کو ہر بے بہا کو دے
ای صل علی رسول ابد	سروار پیران محمدؐ	پر شرط ہی پیشگی کی ای یار	ما بعد سے کچھ نہیں سروکار
	اس نظم کو کر چکا جناب مقام	سال و مہر و نوبت الہی	ہوا اسکو بہت بڑی ترقی
		توقیع محمدی رکھا نام	

قبول اسلام

مخدوم و مکرم جناب محمد شریف صاحب ہتم منشور محمد زاد
اسلام علیکم۔ ماہ حال کے ۲۲ روز جمعہ کو مسجد جامع بمبئی میں
مستر چارلس ایف مالسواکن جو منشی و برو جاب مولانا
حاجی عبدالحمید صاحب باکظہ خطیب مسجد جامع بمبئی کے اپنا
شوق دین اسلام میں داخل ہو نیکا ظاہر کیا مولانا موصوف نے
کلمہ شہادت کا اسکو پڑھانے کے اپنے برادری میں شامل کیا اور
توفیق اطاعت کی نصیب کرے آمین ثم آمین۔

مورخہ ۲۳ شہر رجب المرجب ۱۲۹۹ھ ہجریہ

نہ مند محمد اسمعیل مہطولی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چمکا جو اس جہان میں ستارا محمد سے

لاکوں کو پیو و نصار احمادی

بادی و رہنمائی۔ نائب رسول بقول مولانا صاحب
آداب تسلیمات کو رنشات فدویانہ بجا لا کر گوش گداز کرنا ہوں
(مولوی صاحب جمادی الاول کے دو آخری جموں اور
جمادی الثانی کے پہلے جمعے کی بابت جنین ۹ مردوزن شرف
باسلام ہو گئے تھے بیان کر چکا ہوں) خدا سے کریم غفور ارحم
جل جلالہ عم نوالہ لم یزل کی برکت سے اب پھر جمادی الثانی
کے دوسرے جمعہ کو لاہور کی جامع مسجد میں ایک آدمی ہندو
اور ایک عورت برصا و غبت خویش اور مادی مطلق کی تہا
سے اپنی مذہب کی جہانت پر واقف اور دین اسلام کے
خوبیوں سے (جسکے حق میں ہی قولہ تعالیٰ) لیظہر علی الدین کلمہ
اگم ہو کر بصدائق ایہ کریمہ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم
من الظلمات الی النور فشراف و زہو سے الحمد للہ یا ارحم الراحمین

اپنے بند و ن کو بضاعت ایمان حبیب دل میں بھرانے
شیشہ دل سے ہر طرح کے کہورت گناہ اور زنگ
تغصب آب ایمان سے دور کر آمین ثم آمین یا رب العالمین
ارقا احمد الدین سعید عفی عنہ متعلقہ گورنمنٹ مڈل سکول
لاہور جماعت دوم فریق اول)

بسم الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

محبت احب من منشی رادنا کشن صاحب سلمکم ربکم۔

السلام علی من اتبع الهدی۔ آپ کے اسوۂ مستقر

مرسلہ کی اجوبہ اجمالی بطرقہ مستعدہ عرض کر چکا ہوں

اور یہ بھی التماس کر دیتا تھا کہ اگر اون اجمالی جوابوں سے

اطمینان کامل آپ کو ہو۔ تو مطلع کیجئے۔ کہ حسبِ خواست

خواتین تفصیلی بھی روانہ کر دیتا تھا۔ مگر حیرت ہے کہ پھر اپنے

کسی قسم کی تحریر سے متنازعہ فرمایا۔ یا مان اسقدر ضرور

یاد پڑتا ہے کہ کوئی صاحب آپ کی ایک تحریر لیکر آئے۔

مگر جب بندہ نے دریافت کیا کہ یہہ کاغذ کس کے نام کا ہے

جواب ملا کہ اس میں مخاطب کا نام ہنیں ہے غرض میں نے کہا

کہ جس کاغذ پر میرا نام ہنیں وہ میں کیونکر لے سکتا ہوں

پس جب سے اب تک کوئی آپ کی تحریر مجھے تک نہیں پہنچی

تو چار بعد انتظار و درخواست اجوبہ تفصیلی اوہ نہیں سکتا

کی جبکہ اجوبہ اجمالی پہلے آپ کے خدمت میں پہنچ چکی ہیں

بیچتا ہوں۔ بنظر اخصاف ملاحظہ فرمائے

نگہم تیج حور نے بے محابا پڑ کر اندر تک ناراضگی

الکشم الامم محمد عبدالرحمان دہلوی

وارد حال شہر انبالہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ روز یکشنبہ کا ذکر ہے کہ میں حسب دستور فضائل اسلام قرآن شریف سے بیان کر کے نماز منوبہ کے لئے مسجد کی طرف چلا تھا کہ ایک لالا صاحب میری سدا رہ ہوئی اور ایک پرچہ کا غذا اپنے نامہ اعمال کے خزانہ میں لٹکا کر پیش کیا اور کہا کہ اسکا جواب میں تحریر کیا جاتا ہوں میں نے کچھ پرچہ پرچہ پڑھا وہ کاغذ جیب میں رکھ لیا اور مسجد کو چلے یا غریب خانہ پر اگر اوس کاغذ کو دیکھا تو عنوان صفحہ پر لکھا تھا - (قولہ نحمدہ و نصلی)

اقول - اس سے معلوم ہوا کہ اس کا کتاب و سبیل صاحب دین اسلام پر جو بانی اسلام علیہ السلام ہے - مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال آیا کہ اسلامی احکام فروعی پر اعتراض کرنا - کیا طریقہ مسلمانی ہے اگر نہیں تو پھر کیا خطرات نفسانی و دساؤں شیطانی ہے کیونکہ کلمہ و فضلی کے معنی یہ ہیں کہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں اور پروردگار پر متہاہون مگر جب تحت سوالات العبد پر نظر پڑے تو راوا لٹیشن آزاد لکھا پایا - پھر تو سخت تحریر پیش آیا - کہ میں ہندوؤں تو نام اور فضلی زیب زمام یہ اہل اسلام مذاہبان خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرز کلام ہے - لیکن یہ ہجرت کا مقام ہے - کہ صاحب پروردگار پر جتنے ہیں اسکو بھی ضرور جانتے ہوں گے - اور جب نبی کو مانتے ہیں تو اوسکی اطاعت و اتباع کو فرض و واجب سمجھتے ہوں گے پھر اوس نبی کی معرفت جو کتاب اللہ نازل ہوئی اوسکا ماننا و انکا دین و ایمان ہو گیا - غرض نحمدہ و نصلی کے

لکھنے سے خداوند تعالیٰ کی وحدانیت و نبی آخر الزمان کے نبوت و کتاب اللہ کی حقیقت کا پورا پورا اقرار ہے اور اسکا مقرب بلا شک یا ندارد ہے - پھر وہ کیونکر آزاد رکھ سکتے ہیں - اور کس طرح احکام شرع پر اعتراض کر سکتے ہیں - اور اگر باطن ہمہ آزاد ہیں اور کلمہ و نصلی بے تاباں قلم زبان پر اگر زبان قلم سے نکل گیا - تو چونکہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں کثرون تہجد و بی درود و سلام پڑھتے ہیں پھر رعب و صداقت کی وجہ سے کیا عجب ہے کہ اہل ہندو بھی اس حمد و محمود پر درود پڑھتے ہیں **○** نہ انم ان کل خندان چہ رنگ و بودار و با کر رخ ہر چینی گفتگوے ادا و **○** قولہ - اصول - ہم صرف اوس وحدہ لا شریک کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں -

اقول - منشی صاحب ہی فرماتے ہیں کہ لفظ اصول وہ ہے یا جمع کہ آپ صرف ایک ہی اصل تحریر فرماتے ہیں اور اوسکو اصول سے تعبیر فرماتے ہیں - پھر باوجود میر وحدہ لا شریک کی تحقیق سے یا مع لفظ اوس خداے واحد لا شریک یہ اس لئے عرض کیا گیا - کہ جب اس صاحب کی تحریر اردو پر کچھ ہے تو طبع والا مطالب فہمی میں کیا کچھ بالا ہونگے خبر ہر حال **○** باہین مردمان بیاید ساخت - اور حیف کہ نام خدا سبیل آزاد کی قلم زبان و زبان قلم سے بھی نہ نکلا - اب لفظ صرف کو دیکھئے کہ اگر اوسکو یقین سے متعلق کیجئے تو یہ مطلب ہوگا - کہ ہم خدا کی ہستی پر صرف یقین ہی رکھتے ہیں - اور تمہیں احکام وغیرہ سے اوسکی تصدیق نہیں کرتے اگر اوسکو ہستی سے تعلق دیجئے تو یہ ثابت ہوگا - کہ ہم خدا کی ہستی ہی پر یقین رکھتے ہیں - نہ جمیع صفات خدا پر -

لفظ اوس بھی اسکو کہتے ہیں کہ خدا ہے - یا تو خدا ہے وحدہ لا شریک

چنانچہ لفظ صرف سے بخوبی ظاہر ہے۔ تو کیا خدا کو معطل جانتے ہیں تو ایسی حالت میں ادا کے نزدیک دس کا عدم وجود برابر ہے۔ پھر اگر معطل نہیں جانتے تو اس کے احکام مانتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں مانتے تو کامل الایمان ہونا تعمیل احکام عند العقل غیر ممکن ہے۔ مثلاً کوئی نوجوان اپنے باپ کو باپ جانتا ہے مگر اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو وہ عاقل ہے۔ اگرچہ اس کی ہستی پر یقین رکھتا ہو۔ اور جو عورت حالت زوجگی میں اطاعت و فرمانبرداری نہ کرتے ہو تو اس کا نتیجہ طلاق ہے۔ اگرچہ وہ خاوند کو خاوند جانتے ہو۔ اور اگر مانتے ہیں تو احکام کا معلوم ہونا بغیر کتاب آسمانی غیر ممکن ہے۔ اور کتاب آسمانی کا ملنا بغیر نبی غیر ممکن ہے۔ پس نتیجہ یہ کہ نجات بغیر اطاعت نبی غیر ممکن ہے۔ پھر اس کی ہستی اور وحدانیت کو عقلاً معلوم کیا ہے یا نقلاً اگر عقلاً تو وہ قواعد کہاں سے مستخرج ہوئی۔ اور اس کے دلائل کیوں نہیں پیش کئے۔ کہ دعویٰ بلا دلیل باطل ہے اور اگر نقلاً سے دل مٹا دینا چشم مارو شن۔ پھر وہ اپنی تین کامل العقل جانتے ہیں یا ناقص المدرک۔ شق اول بدلائل مندرجہ مقدمات صریح باطل ہے۔ اور شق ثانی میں ضرورت شائع حاصل۔ ماستر صاحب کی ایک ہی فقرہ کے اغلاط و ناقص سے مجھ کو چشمہ اشک ہو گیا۔

اگے اگے دیکھتے ہوتا ہے کیا۔
قولہ اور منقول بحث جو بخلاف معقول ہو کر ناہنیں چاہتے
اقول۔ یہ لفظ بخلاف کا بے بسی معنی ہے۔
ای۔ شاردن جو ابن رشد۔ معقول سے این کا ارتو
مردان جنہیں گندہ ہم مقدمات میں برابر ہیں باہرہ

کامل طور سے ثابت کر چکی ہیں کہ اکثر عقل ناقص ہے۔ اور ہر وقت کی عقل صواب پر نہیں رہتی۔ اور عقل کیونکر ناقص ہو۔ جبکہ ان صغیف الخلق والنیسا ہے تو عقل میں بھی نقصان ہے۔ پھر خود عقل جو اس سے ہیں۔ اور وہ اکثر ادراک میں غلطی کرتے ہیں دوسرے عقل نامعلوم چیز کا ادراک چند معلومات سے تربیت دل حاصل کرتے ہیں اور وہ جو باعث غلطی ہوتا ہے بسا اوقات مزاح عقل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک عقل کی رادہ سرے عاقل کے راسے مخالف پڑتی ہے۔ چنانچہ اختلاف ایمان اس کا شاہد عادل ہے اور کبھی ایک ہی عاقل کی رادہ اس کی دوسرے راسے سے مخالف ہوتی ہے پس وہ کبھی ایک نتیجہ صحیح قرار دیتا ہی اور پھر کسی دوسرے کو غلط بتاتا ہے۔ غرض فروعات دینیات میں بحث معقول نامقبول ہے اور راکرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس کے اعتقاد پر اقوال بنیا علیہم السلام ہیں جو حیثیت میں ہیں۔ اور قرآن و کتب الہیہ و کماویہ میں جو مزلہ من اللہ ہیں۔ کسی قسم کا شک کیا جاوے اور جسکی ایسا دینیات میں مخالف پڑے۔ بلاشبہ وہ ناقص العقل ہے اور بھی احکام امتحان کمال و نقصان عقل کے محکم ہے۔ قولہ۔ مسلمان کوہ کے طرف منہ کر کے نماز کیوں پڑھتے ہیں کیا خدا اسی طرف ہے اور طرف نہیں۔

اقول۔ ای جنا جائے آپ تو اصول میں بحث کرتے تھے یہہ فروعات پر زلہ کیوں آگرا۔ یا یہ اعتراض میں ہے کچھ تو فرمائیے۔ خیر جواب ملاحظہ ہو اس لئے کہ منقولہ حکم شرع ہے۔ اور قول دجہک نظر الملاحظ

وجہ ماکنم فولو ادجو ہم شطرہ وارو ہے۔ پس کو قبلہ
 عبادت ہے نہ نماز عبادت قبلہ۔ کہ ہمارے شرع میں سبکو
 اکبر الکبار شرک و ظلم عظیم لکھا ہے۔ اور ہر دعویٰ دلائل
 عقیدہ و فطرہ سے مدلل کیا ہے اور اس ظاہر کے عبادت ظہر
 کے طرف رخ کر کے کرنا خلاف عقل نہیں ہے۔ مگر چونکہ ظاہر
 متعین ہیں اور ہر متعین۔ ایک حکم خاص کہتا ہے کہ وہ
 حکم دوسری متعین میں نہیں اور عقل جزئی اس کی اور اس
 سے کیا کسی متعین کو حکم قبلہ دیا گیا قاصر ہے۔ پس حکم ضرورت
 قبلہ کا تھا تا کہ حکم حکیم حکیم حقیقی ہے۔ حکم شرع پر منحصر ہے
 اور کوئی امر منقول خلاف معقول نہیں ہے۔ اگرچہ عقل ناقص
 اس کی معقولیت کی دریافت و ادراک سے عاری ہو۔ حیا
 کہ ہم دلائل عقلی سے ثابت کر چکے ہیں۔ اور اس طرح ہر
 خدا پرست کی واسطے قبلہ عبادت متعین ہے۔ چنانچہ ہر
 نصاریٰ کا قبلہ عبادت ہے اور خالق کائنات نے موجود
 بین جو جو انرا اور حکمتیں و دلیلت فرمائی ہیں کوئی فرد
 بشر یا فرد ملک اپنی معلومات کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ کہ شیری
 رطب و تلخی حنظل وغیرہ میں حکمت کیا ہے۔ یا اشجار و اجار
 و آبکار میں بعض سے بعض افضل کیوں ہیں یا افراد
 انسان میں باعتبار مراتب فضلنا بعضہ علی بعض کی
 وجہ کیا ہے۔ پھر سبیل انرا و خدا فرماتے ہیں کہ خدا اور طرف
 نہیں ہے۔ مان خدا ہر طرف اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے
 اور جب خدا سب جگہ اور سب طرف ہے۔ تو کیا ضرورت ہے
 کہ کعبہ ہی کے طرف خدا نہ ہو پس اس طرف بھی ہے۔ عبادت
 پہر و قسم پر ہی مالی اور بدنی۔ مالی۔ مالی بلا جہت
 ممکن ہے اور بدنی کیواسطے جہت درکار ہے پس جہت

ہم عبادت میں رخ کر کے وہی واپس لاجی حال جہاں ہوگا
 کہ کیا اس طرف خدا ہے اور طرف نہیں۔ اور عبادت کے
 لئے ان واحد میں ہر طرف مہر کرنا محال عقل ہے۔ اور مختلف
 اوقات میں سب جانب پھر نا حالت مجاہدین ہے لہذا عقل نے
 چاہا۔ کہ ایک جہت مقرر ہو اور ہر چار اطراف سے کعبہ کو
 بوجہ افضلیت و حکم خدا الوہیت ترجیح ہے۔ اس لئے
 کعبہ کے طرف موہنہ ہے نمازوں میں ہمارا۔

قولہ۔ خود قرآن شریف میں آیا ہے کہ لیس البر ان
 تولو وجہکم الی المغرب المشرق علی آخر ما سورہ بقرہ آیت ۱۴۸
 اقول۔ یہ لفظ خود کیا اپنی حالت بخودی میں لکھ دیا
 جو محض بے معنی واقع ہوا اور ماسٹر صاحب کے نوایتہ لکھنے
 میں بے غلطی کی۔ کسی سے دریافت ہی کر لی ہوتے۔ یا کسی
 سے لکھوا ہی لی ہوتی۔ کیا یہ توریت و انجیل کے تحریفات
 ہے جس میں گستاخاں اور بڑا نا ایکٹائی سی بات ہے۔ بادیہ
 ہے جسکی زبان سنسکرت مردہ کہلاتی ہے۔ یہ قرآن مجید
 و فرقان حمید ہے جسکے ہر ہر آیتہ نوک زبان اکثر مسلمان
 ہے۔ یہاں اونکی غلطی نہ چھپ سکی گی۔ جیسے انہوں نے
 اس آیت میں تیز اور تبدیل کیا ہے۔ (قل) کی جگہ
 (الی) لکھ دیا ہے اور شرق اور مغرب میں تقدم و تاخر پھر
 وہ الیٰ عین سے تخریر فرماتے ہیں۔ یعنی (علیٰ آخر ما)۔
 کیا اس سے اونکی استعداد علمی کا اندازہ نصیب العین ناظرین
 ہوگا۔ اگرچہ میں ماسٹر صاحب کی لیاقت علمی سے واقف نہ ہو گیا
 ہوں یعنی ادنیٰ علم عربی میں بھی اچھی استعداد ہے۔ اور یہ
 غلطی سہو ہو گئی ہوگی۔ ورنہ میں کہہ سکتا ہوں کہ جب
 (علیٰ) اور (الیٰ) میں فرق نہیں کر سکتے جو بدیہی بات تھی

اور جو اطفال و بستان بھی جانتے ہیں تو حق و باطل میں کیونکر فرق کریں گے جو بہت باریک امر ہے۔ اور جس میں عقائد و حکماء غلطی کھا رہے ہیں۔ اور واضح ہو کہ اس آیت کو تخیل قلیل سے کچھ علاقہ بھی نہیں ہے۔ یہ آیت تاکیدی اعمال و حیات کے لئے نازل ہوئی۔ جسکی معنی یہ ہیں کہ نیکی بھی نہیں ہے کہ تم اپنا مومنہ مشرقی اور مغربی طرف کرو و لکن البر من امن باللہ الیوم الآخر والکتاب والنبین۔ الخ۔ اب خیال فرمائیں کہ نہ تخیل قبلہ کا اس میں ذکر ہے نہ کعبہ کا تذکرہ مگر اعمال حسنہ کی تاکید و تعصیب یہی ہے اور انکو لیس البر بھی غور نہ کر دیا پھر لفظ مشرق اور مغرب کو ماشر صاحب آیت نے پا کر کچھ اپنے لئے مفید مطلب سمجھتے تب تو اس آیت کا تذکرہ اس دعویٰ کے ثبوت میں لائے ہیں کہ نماز میں کعبہ کے طرف موہنہ کرنا کچھ ضرور نہیں جیسے کوئی ناقض العقل لا تقربوا الصلوۃ لکھدی۔ اور انتم سکاری جھپالی۔ گویا غور چاہئے کہ اس مشرق اور مغرب ہی جہت قبلہ ثابت ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ تم اپنا مومنہ مشرق کی طرف کرو جبکہ تم مغرب میں ہو اور مغرب کی طرف مومنہ کرو جبکہ تم مشرق میں ہو۔ پس ہر دو حالت میں کعبہ ہی کے طرف رخ ہوا۔ اب ماشر صاحب بہت گہرا بین گئی کہ جس آیت سے اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہا تھا۔ اور جس جہت قبلہ ثابت ہو گیا۔ مگر اس میں ہم معذور و بے قصور ہیں۔ چراکہ یہی کندہ قائل کہ باز آید پیشانی + پھر غضب یہ ہے کہ کھن معقول کا دعویٰ اور ثبوت دعویٰ میں معقول کا پیش کرنا۔ کیا معقول بات ہے

بلکہ دعویٰ ہے باطل ہے لیکن ماشر صاحب کی علم و دانش سے ہرگز یہ امید نہیں کی جاتی ہے۔ البتہ اس پر وہاں کوئی پختہ صاحب معتقدین یا فی فرقہ بخیر یہ ضرور دستور ہے۔ خواہ وہ ہندو و اندھ لہاسن ہیں۔ اور کہیں جا کر چسپین۔ مگر بہرہ رنگی کہ خواہی جامدی پوش + من انداز قدت راجی شناسم ڈپرہ سیہا بڑی انوس کی بات پختہ صاحب کو میری مخالفت کی سبب ہندو + بھیس بدلنا پڑا +

قولہ۔ مسلمان حج کیوں کرتے ہیں اور اس کو کھینچ کر کے گرد پھرنے سے کیا ہوجاتا ہے۔

اقول۔ جناب منشی صاحب پہلی تو یہ فرمائیں۔ کہ یہ ہماری اصول میں سے ہے جس میں وہ بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ ادنیٰ معلومات سے یہ ہے کہ وہ اہل اسلام کے اصول سے علم ہوں۔ بریں عقل و دانش ہاید

کر لیت + اور جواب یہ ہے کہ مسلمان بموجب حکم خداوند حق حج کرتے ہیں چنانچہ اللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ اور جبکہ کعبہ + حکم خدا قبلہ ثابت ہو چکا تو مسلمان حج کیوں نہ کریں پھر جبکہ کل انسان ایک ہی آدم کی اولاد ہیں اور بوجہ یک جنسی آپس میں بھائی ہیں۔ کہ در

آفرینش ایک جوہر اند۔ تو کیا مقتضائے عقل نہیں ہے کہ کل انسان سالن سا باری باری ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کی پر سنا حال ہوں۔ اور مسلمان باہم اسلام اور یہی زیادہ باہم اتحاد و خصوصیت رکھتے ہیں اسلئے مسلمان حج کرتے ہیں پھر چونکہ زمین کعبہ خیر و خیر

اور وہ ان کے باشندے مساکین ہیں۔ اور خدا سے
رحمن الرحیم کی رحمت اور اس کے غضب پر غالب ہے اور
مساکین کے حالت خصوصیت کے ساتھ مستحق کرامت و رحمت
رحیم و کریم ہے۔ پس رزاق مطلق ان مسافران کعبہ
کی سبب ان مساکین کعبہ کو روزی پہنچاتا ہے۔ اس لئے
مسلمان حج کرتے ہیں پھر خداوند تعالیٰ کو امتحان منظور
ہے کہ فقط ہمارے حکم پر ہمارے بندوں میں سے کون
کون اس قدر سفود و دراز کر کے حاضر ہوتے ہیں۔
اس لئے مسلمان حج کرتے ہیں اور پھر جبکہ بانی اسلام فرمایا
ہے کہ کوئی مشرک کعبہ کے گرد نہ آنے پائیگا۔ اور تیرہ سو
برس سے اب تک ویسا ہی سب کے نظرون میں موجود ہے
تو آسکے گرد جانے اور پھر نیک استحقاق مسلمانوں کے
سوا کس کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے مسلمان حج کرتے
ہیں اور کعبہ شریفہ کو جو ماستر صاحب چو کہوٹا گھر کہتے
ہیں۔ اس سے نئی روشنی کی تہذیب ظاہر ہوتی ہے
ورنہ اس کہنے سے فضیلت کعبہ پر حرف نہیں آ سکتا۔
دوسرے وہ چو کہوٹا گھر کعبہ نہیں ہے بلکہ اس بقعہ برک
کا نام ہے کعبہ ہر گھر ہو یا نہ ہو اور اگر اس کے تعظیم کی
وجہ سے اہل اسلام کو الزام دیا جاتا ہے تو مسلمان
قرآن شریف کی تعظیم کعبہ سے بھی زیادہ کرتے ہیں
تب بھی وہ اس وجہ سے طرم نہیں چھڑے جاتی
ہم اگر والدین اور حاکم وقت کی تعظیم کریں تو یہ
پرستش نہیں کہلائیگی اور کسی کے الزام و اعتراض سے
ہم بابا پ اور حاکم وقت کی تعظیم ترک نہیں کر سکتے اور
اگر کسی جزو زمین کو خدا تبرک کر دی تو زمین ہی کہلائیگی

مگر مبارک زمین جیسے انسانوں میں سے کسی کو خدا برگزیدہ
مقبول کرے تو وہ انسان ہے نہ ہلکا مگر مبارک انسان
اسی طرح وہ جس کو آپ چو کہوٹا گھر کہتے ہیں مبارک گھر ہے
قولہ۔ اور من زار قبری وجبت له شفاعتی کے کیا معنی
ہیں کیا گنہگار کا اشناں ہے۔
اقول۔ دیکھئے پر ماستر صاحب مصلیٰ میں فروعات کے
شاخ لاتی ہیں اور یا تو معقول میں گفتگو کرتے تھے یا
بحث نقل کرنے لگے آپ ہی اپنے تحریر کی خلاف کرتے ہیں
۵۔ منی باشد مخالف قول و فعل۔ استان ہرگز
پھر آیت قرآنی کے تباہی میں نام سورت لکھ کر آیت پر
بمتر تک بھی لگا دئے۔ اور من زار الہ۔ کو یہ بھی نہ
بتایا کہ کس کتاب میں ہے اور اس کے قسم تباہ تو امر
دیگر ہے۔ غرض صحاح ستہ میں تو نہیں ہے مان
ہمارے بعض علمائے اسکو حدیث مانا ہے یعنی خبر
احاد اور اسکے معنی یہ ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والسلیم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے قبر کی زیارت کی اس کے
واسطے میری شفاعت ثابت ہو گئی۔ کیونکہ وجہ جنتی ثبوت
آیا ہے اور مطلب یہ کہ جب فضیلت کعبہ شریفہ و حج بیت اللہ
بخوبی ثابت ہو چکا۔ تو حج کعبہ کو جانا اور زیارت مدینہ
منورہ سے محروم نہ مانتا سخت ظلم ہے دوسری جگہ مصلیٰ رحمت
کے سب سے نقاد ایمان و قرآن ہی پانا ہو تو کیا آج ہم مذکور
قبر پر حاضر ہو کر اسکا شکریہ نہ ادا کریں لا یشکر اللہ من لا
یشکر الناس۔ پھر جب بمانی حضور ہی ہلکو محرومی قسمت سے
میسر نہ ہو تو کیا زیارت قبر سے بھی ہم مشرک ہوں اور
اپنے دلون کو تسلی نہ دیں پھر جبکہ حاکم کی فرمانبرداری کرنا

اور اس کے پسندیدہ سے پھر نا حاکم ہی کی نافرمانی ہے۔
توجہ کبہ کرنا اور زیارت مدینہ منورہ سے محروم پھر ناکب
مسلمان ہے۔ اور جبکہ ہم ارادہ تندی کے ساتھ حاضر دربار
فیض بار سے ہوئی۔ تو اگر انعام وعدہ شفاعت و خلعت
وجبت لشفاعتی مرحمت ہو تو کیا بعید ہے پھر آپ فرماتے
ہیں کہ کیا گناہ ہے الخ۔

اقول۔ برگزین کا وہ اثر مخلوقات ہیں۔ ایک
انسان برگزیدہ خدا اور کہاں یہہ بجا رہیں سے ایک دیر کا
گناہ دیر یا انسانوں کے واسطے مخلوق ہوئے ہیں نہ انسان
گناہ کے لئے۔ اور وہ انسانوں میں اثر انسانی سید البشر
ہیں وہاں تو فقط پاک لوگ زیارت کو جاتے ہیں۔ اور
یہاں ناپاک لوگ بھی نہاتے ہیں۔ دریں فرق زمین
آسمان ہے۔ پھر ماسٹر صاحب گناہ کے اشیان پر طعن
کرتے ہیں مگر کیونکہ وہ ہونے کے اس کو مکر وہ جانا ہے عقلاً۔
یا عقلاً۔ اگر فقط اپنی ہی عقل کو آزما رہا ہے تو اس کی کراہت
کی دلائل پیش کریں اور اگر کسی تقلید ہے تو ادنیٰ کا نام
قلبند فرمائیں۔ اور اگر عقلاً۔ دریں جاہم برآمد
مطلب من و

قولہ۔ العبد کثیر آزاد

اقول۔ ماسٹر صاحب اپنے نام کے ساتھ آزاد بھی تحریر
فرماتے ہیں۔ لیکن ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ عنوان صفحہ ہوا
پر۔ نحمدہ لصلیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ پھر آزاد کیونکر
ہو سکتے ہیں۔ اور جب بعض منقول مانتے ہیں۔ تو آزاد
کس طرح کہہ سکتے ہیں پھر جب وہ عقل کے پابند ہیں تو
مالع الاز سے آزادی سے کوسوں دور۔ اور پھر ماسٹر صاحب

آزاد مشہور ہے برعکس نہیں نام نہانگی کا فور۔
العبد محمد عبد الباقی عفی عنہ اور دجلہ شہر نبال

فرقان حمید معجزہ میدارو

۱۶ رجب کو محمد علی صاحب مختار ساکن کانپور محلہ چکاپور کے
مکان میں آگ لگی تمام مکان داسب بجا جل گیا۔ مگر قرآن
مجید کہ خدا سے جل جلالہ کا کلام ہے۔ حسب وعدہ اللہ جل شانہ
رائی محض نزلنا الذکر وانا لہیٰ فطون کے محفوظ رہا۔
کوئی حرف اور نقطہ کو اس کے ضرر نہ پہونچا۔ ہزاروں آدمیوں
نے بچشم خود معائنہ کیا۔ یہہ معجزہ قرآن مجید کا ہے۔ کہ
جلد اور جزو و ان جو بحسب ظاہر کاغذ سے مستحکم و مضبوط ہو
جل جاوے اور کاغذ کہ حکم بارود کا رکھتا ہے۔ بہرہ رکت کلام
الہی نہ جلے فقط حاشیہ سادہ کو کہیں کہیں صدمہ پہونچے
اور جہاں حروف قرآن شریف کے ہوں آگ کا کچھ بھی
اثر نہ ہو۔ جبکہ یہ اثر نفی حروف قرآن نفی کا ہے۔ پھر
اگر حافظ قرآن و خواندہ آن نار جہنم سے محفوظ رہے
تو کیا تعجب ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ شانہ۔ یہہ کلام پاک تبرک
جامع مسجد میں حافظ عبد اللہ صاحب نام مسجد کے پاس
رکھا ہوا ہے۔ جسکا جی چاہے وہ اگر مشرف زیارت ہو
نور الانوار نمبر ۲۳ مطبوعہ۔ ارجون

کشف الاخبار آب و آتش خاک و باد کل کائنات اللہ تعالیٰ
کے قبضہ اقتدار میں ہے اور سب کا موجد وہی ہے پھر آگ کی
بجائے نہیں جو اس کے کلام پاک کو ضرر پہونچا سکتی۔

باب ہفتم صفحہ ۲۵۱ ہدایت المسلمین
چھاپہ لاہور

محمد صاحب کا احوال جو گئی ایک تواریخیں اور قرآن شریف

کی کتابیں دیکھنے سے دیکھا آدمی کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک
خلاصہ یہ ہے کہ ملک عرب میں شہر مکہ کی اندر ایک مندر
ہے۔ تھانہ تھا جسکا نام کعبہ ہے اگرچہ یہ تین صد قس
کی جوتی حدیثیں پیدا کر کے اسکی نسبت بڑے شرفین
بیان کی ہیں تو بھی ظاہر ہے کہ ضرور وہ تھانہ تھا خود
محدث اور قرآن کے مفسرین کہتے ہیں محمد صاحب کی باپ
داد و مان کے پوجاری تھے ہر سال دمان پر میلہ لگا کرتا
تھا جسکو اب حج کہتے ہیں اور اگلے زمانے میں اس میلے
کو موسم کہا کرتے تھے بکریں میندہ ہے اونٹ گائی
بیل دمان پر چڑھایا کرتے تھے اور اہل عرب دمان پر
شراب پیتے اور شرابشار پرتے تھے اور بزم سے
کہتے تھے تمام بن پرست عورت مرد و مان اگر کیس
نوائی درکشن کرتے تھے اور مندر کے کدو سات پیرے
دینی جسکو پڑ کر یا طواف کہتے ہیں قدیم رسم یون چلو
اتے تھے جب محمد صاحب پیدا ہوئے اور جوان ہو گئے
تب روزگار کمائی کی فکر میں کئی جگہ کا سفر کیا آخر کو
خدیجہ کے پاس جو مالدار اور خوبصورت عورت تھی
قسمت کی یاوری سے نوکر ہو گئے اور اس کے گمانتے
بنگرا دسکا مال لیکر کاشام وغیرہ جگہ میں فروخت کرنے
لگے پھر خدیجہ نے اذن سے نکاح بھی کر لیا۔

جواب - پادری عداوالدین صاحب کو لازم ہے کہ بزر
تحقیق حال پیغمبر کے ہوتو ایسے انگریزی اور کیس قدر عربی
پڑھ لیون یا کسی سے پڑھوا کر کے سن لیا کریں اور بر خلاف
چلن سچی کلیسیا کی پھلین جب علم مسیحی کے ادین تاثر
پڑیگی خود و اہیات و ہکات قلم سے نکلیگا جو ولایتی

فشر محمدی

پادری ہوتے ہیں اور میں بے تہذیبی کم ہوتی ہے کہ
اب بھوۃ مارچ روم اذوار ذکین صاحب ڈاکٹر اینر
صاحب - بجارج کیسل صاحب سرولم میور صاحب -
ایرونک صاحب کی بنور ملاحظہ کریں بعدہ کل اپنی تحریر
پر خود منصفانہ اصلاح دین - پیدائش باب ۱۲
نمبر ۲ - اور میں تجھے ایک جری قوم بناؤں گا اور تجھکو
مبارک اور بیکرا نام بڑا کروں گا اور تو ایک برکت ہوگا
۳ - اور اونکو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دوں گا
اور اسکو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے لعنت کر دوں گا اور
دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاؤں گے۔
۷ - تب خداوند نے دیکھلانی دیکے کہا کہ یہی ملک میں تیرے
نسل کو دوں گا اور اسنے دمان خداوند کے لئے ایک
قربانگاہ بنائی۔ ان دو آیتوں میں دو بات مذکور ہے
اور وہ قابل لحاظ ہے اول یہ کہ دنیا کے سب گھرانے
تجھ سے برکت پاؤں گے۔ اور عیسائی تو غیر قوم ہیں اولاً
اسحاق سے بھی نہیں ہیں کہ سمجھا جاوے گی یہی پیشو
پوری نہیں ہوی تو آئندہ کو شاید پوری ہو جاوے مگر نا
ملک سے کہونکہ یہ وعدہ نسل اولاد ابراہیم سے ہوتا تھا
مان اہل یہودی اس دعویٰ کے مستحق تھے مگر سبب
خفگی خداوندانہ فرمائی یہودی کہ اس برکت سے خود کم
گئی اور پادشاہت ہونگی ہوسع با ۳ ہنرمندوں کی
بات یہ ہے کہ ملک کے دینے کا نسل ابراہیم سے وعدہ
کیا اور یہ وعدہ یہودی و عیسائی دونوں کو ظاہر
مسلما جو باعقاد عیسائی مستحق نہیں ہیں بارہ سو برس
سے اچھا بستے ہیں تعجب کی بات ہے کہ بقول عیسائی

آیت کے حقدار مسیحی کلیسیا جو فرزند وعدہ اسحاق کی ہے پھر اگر بت پرست کہ توہمات جعلی کتاب ہے اس لئے کہ مسلمان جن سے وعدہ نہ تھا وہ جا بے اور مسیحی جو خدا کے فرزند تھے وہ محروم رہے پس معلوم ہوا کہ اگر تورات سچی کتاب ہے تو مسلمانوں سے وعدہ پورا ہوا کہ اولاد اسمعیل کی تین دینا کے سب گھرانے پنجے برکت پادشہ حضرت مسیح سے بھی متعلق تھیں ہو سکتا اس لئے تفسیر کاشفات باب ۲۰ نمبر ۲ - تالیف مشرفیلہ بریشوتی جی اسکات صاحب کی مسیح اس دنیا میں جسمانی طور پر مہین آویںگو اور جنکا ایسا خیال ہے او سکوردو باطل کرتے ہیں تب یہ خبر بھی غلط ہو جاتی ہے اور مسیحی کلیسیا تو غیر قوم ہیں نسل ابراہیم مہین ہیں پس مسلمان امام ہدی سے جو خبر دیتے ہیں مطابق ہو جاتا ہے۔ پیدائش ۱۳ باب نمبر ۱ کہ یہ تمام ملک جواب دیکھتا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دوں گا۔ ۱۶ - اور تیری نسل کو میں زمین کے خاک کے مانند بناؤں گا کہ اگر کوئی آدمی زمین کی خاک کو گن سکے تو تیری نسل بھی گنی جائے ۱۸ - اور ابراہم نے صبح سویرا اٹھ کر روتی اور پانی کی ایک مشکلی اور ماجرہ کو اود کے کاندھے پر دھر کے دی اور اوس کے کو بھی اور اود سے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی اور بیر شمع کے بیابان میں بہتگی پھرتی تھی ۲۱ - اور وہ فاران کے بیابان میں رہا پیدائش باب ۲۶ نمبر ۲۵ - اور اسنے دھان مٹھج بنایا اور خداوند کا نام لیا اور وہاں اپنا خیر کھرا لیا اور وہاں اسحق کے نوکروں نے ایک کھوان کھودا۔ آیات مذکورہ بالا استدلال یہ ہے

یہاں مذکورہ آیات کے تحت لکھا ہے کہ تورات میں جو خبریں ہیں جیسا کہ تورات میں مذکور ہے

کہ حضرت ابراہیم نے دو تر بائیکا، بنائے ایک فلسطین میں دوسرے بیر شمع کی پاس اور بیر شمع کا مہین ہے اور اوس جگہ کو فاران بھی کہتے ہیں یہ دونوں جلی علامت ہے کہ یہ عیسائی بیر شمع اور فاران دونوں فلسطین میں تھے ہیں مگر تحقیقات سے یہ کہنا انکا غلط ہوتا ہے جو فرخ ریورنڈ ولکنسن صاحب جلد ۴ صفحہ ۴۰ خالیق بن الیاز عیسو بھی ایک قبیلہ ہی قبایل باد عرب میں سے معروف ہے جسکا ذکر پیدائش باب ۲۱ نمبر ۲ میں ہے ایضا صفحہ ۱۱۱ فاران جسکا اصلی نام کتاب پیدائش باب ۲۶ نمبر ۱۱ استشار باب ۲۳ میں فاران ہے اور سب سے واضح دلیل در باب فاران کے یہ ہے استشار باب نمبر ۱ فاران عربی تورات میں عرب کا لفظ ہے اور انگریزی تورات میں رنڈ یعنی لال سمندر جسکو اب بحر طرام کہتے ہیں اور خلیج یعنی کھارزی بندر عدن کی ہے لکھا ہے اور ظاہر ہے اسی استشار باب اول سے کہ چالیس برس تک کسی جو رہے طور سینا کی دامن میں رہے مع بنی اسرائیل دشت عرب میں رہے غلطیہ باب ۲۶ نمبر ۲ یہ لکھا ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے ایک لونڈ سے دوسرا آزاد سے ۲۳ وہ جو لونڈی سے تھا ہم کی طور پر پیدا ہوا اور جو آزاد سے سو وعدہ کی طور پر پیدا ہوا ۲۴ اوسکی یہ معنی ظاہر ہے کہ یہ دو بھائی تھے جو ہندوئے ہیں ایک تو کوہ سینا کی جو صرف غلام جنتی ہے یہ ماجرہ ہے ۲۵ کہ وہ ماجرہ عرب کا کوہ سینا ہی اور یہاں کے اور تسلیم کی ہم جنس ہے پولوس نے سارا اور ماجرہ دونوں کو برابر چھوڑنا

بتایا اور عرب کو برابر اور شلیم کی فتح پر اسکا نتیجہ یہ
 نکلا کہ اور شلیم سے بنوت نکلی تو عرب اور اجودہ بھی
 بنوت نکلی بت پرستی کا جواب جو بھلاہ طعنہ و تسخر کے لگے
 حتیٰ بجانب ہے اس لئے کہ تکلیف دینا اور طعنہ مارنا و
 مسخرگی کرنا حضرت عیسیٰ کے دشمنوں کا طور تھا وہی عباد
 پادری صاحب نے اخذ کی ہم جب سچ کہہ پیر میں تو جس
 طرح اس دنیا میں سچ تہتوں میں دے دیا گیا ضرور
 ہے کہ ہم بھی سچ کے طرح سب اٹھا دیں اور کتاب تفسیر
 مشاہدات باب او باب ۱۴ میں ساتون کلیسیا ایشیا
 کو چک و پوپے پاپا صاحب روم کے بت پرستی کا مفصل
 حال لکھا ہے اور صلیب کا رکھنا کتاب انتخاب تاریخ
 کلیسیا رومین چھاپہ الہ آباد تصویر جیشن بزرگ میں
 اور تفسیر اعمال عماد الدین اوراق اخیر میں پولوس
 کا صلیب رکھنا لکھا ہے پھر بچارہ رومین کہتہ کہ
 بت پرست کہنا تو بزدل و مستی ہے اور سچی دین اور
 کلیسیا کی تواریخ تصنیف فریڈرچ پوپو صفحہ
 ۱۶۵ و ۱۸۶ و ۲۲۶ میں بدعتوں کا کلیسیا
 حواری میں رواج پانچا تعصیل اور حال لکھا ہے مسلمان
 تو خود عرب کے بت پرستوں کی مذمت کرتے ہیں اسپر
 طعنہ کیا ہی مگر بفضلہ تعالیٰ مثل اکابر عیسائیوں کے کبھی
 ادنیٰ مسلمان نے بھی بت پرستی نہیں کیا اور پوجاری و
 پندہ ادبت پرست آباء و اجداد پیغمبر عرب کو لکھ دینا یہ
 تو ہمت و بالکل سہ نہوری ہے بلکہ کتب سیر النہا
 موحد و خدا پرست ہونا پیدا ہوتا ہے اور رومین تاریخ
 کلیسیا چھاپہ مرزا پور داند و کلیسیا کی تاریخ یورپ

میں شہیدان کی مجلس میں تبرکات مثل پر شا و مندوں
 کی سیمینا میں تقسیم ہونا تھا لکھا ہے حتیٰ کہ کتاب ازینس
 اگستینس کے دیباچہ میں پادری ہولیت صاحب لکھتے ہیں
 کہ تبرک سیمی کلیسیا خود اگستینس متوفی کو اونیے مار
 ہر بان نہ بامید برکت حصول علم کی نوش جان کرایا
 اور ایسا تو کبھی کسی عالم مسلمان نے نہیں کیا بخت نصر
 و بلطاس و طیطوس نے بت پرستی پاک زمین پر و شلم
 کرایا تو اسپر کیون طعنہ آمیز کلمات پادری نہیں
 لکھتے حسب اعتقاد عیسائی مارون و سلیمان نے بت پرستی
 کی لغو و بالعد من ہذا الاعتقاد الشنیع پوپو صاحب
 موصوف یہ بھی لکھتے ہیں کہ گوشت میں واسطے اوقاف
 گذاری کے کار بخاری کرتے تھے پس نوکری کرنا بھی
 ایک تجارت طلال سنت مسیحی ہے خود منی و دیگر
 حواری نوکر مشہ از قسم تحصیلدار کہتے تھے حضرت یوسف
 و حضرت سلیمان نے دولت مند عورتوں سے شادی کی تو
 اسکو بھی پادری صاحب کیون تقدیر کی پادری نہیں
 لکھتے تو رات میں دُوبنی کا قلعہ مند ہے کتاب
 پیدایش و ۲ صموئیل (ج و ج ۱ مود کا جواب)
 الکتاب کی مقامات المودف ذکر کردہ سینا میں
 یہودی و عیسائیوں کا میل لگانا زمانہ جو لیس
 بادشاہ اور مثل آب زمزم کے پانی دریا پر دیکھا
 میسج غل کیا ہے تبرک سمجھا جاتا تھا و ہنوز رومین
 کہتے کہ ہولی و اتر یعنی پاک پانی کہتے ہیں زبور ہم
 بنر ۱۱ صہون میں گو مو اور اسکے چوگرد پھر و پیدایش
 باب ۲۸ بنر ۱۸ اور یعقوب صبح سویرا دیکھا اور

اور اس پتھر کو جسے اوسنے اپنا تکیہ کیا تھا لیکے ستون کھڑا
کیا اور اوسکے سری پر تیل دیا ۱۹ اور اوس مقام کا نام بیت
ایل رکھا پیدائش باب ۳۵ مزمز ۱۳ یعقوب کا اوس گھر
جہاں اوس سے ہم کلام ہوا ایک ستون پتھر کا کھڑا کیا اور اس پر
چاون کیا اور اس پر تیل ڈالا اور اوس مقام کا نام
بیت ایل رکھا پیدائش باب ۲۱ مزمز ۱۹ پھر خدا نے اوسکی
(یعنی اسمعیل کے) آنکھیں کھولیں اور اوسنے پانی کا ایک
کنوان دیکھا چ کو انگریزی میں بکرم کہتے ہیں رومن کتب تک
جسہو گناج اب تک کرتے ہیں اور پو جاری اور پنڈا اوسکے
میں رہتے ہیں اور جاری قافلہ حاجوین کا لہجہ کر پو جا
کراتے ہیں اور سرکمنت یعنی عشاء و بانی میں شراب
ور دتی مسیح کا دوسرے کے تبرکات عیسائیوں میں بطور پرورد
مندرد کی آجنگ اکثر فرقہ تثلیث پرست میں رایج ہے
بہرہوں کی تعظیم حضرت یعقوب نے کیا چ کا حکم داؤد نے
دیا پھر مسلمانوں پر کیا اعتراض ہی (حضرت اسمعیل کے نسل
سے نبوت و سلطنت دینی کا وعدہ) پیدائش باب ۷ مزمز ۶
اور میں تجھے بہرہ مند کرتا ہوں اور قومیں تجھے پیدا ہوں گے اور
بادشاہ تجھے غلبے گے اور میں اپنی اور تیرے درمیان لوہے
تیرے بعد تیری نسل کو دیتا اور انکی پشت در پشت کے لٹو اپنا
عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیری بعد تیری
نسل کا خدا ہو گناہ اور میں تجھ کو اور تیری بعد تیری نسل کو
کنعان کا نام ملک جس میں تو پر دیسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ
کے لئے ملک ہو اور میں اوسکا خدا ہو گناہ ۲۰ اور اسمعیل کے نسل
میں تیری سنی دیکھ میں اوسکے برکت دو گنا اور اوسے برہند کرد
اور اسے بہت بڑا دو گنا اور اس سے بارہ شہزادے پیدا ہوں گے اور

۲۱۹
میں ادس سے بڑی قوم بناؤ نکاح باب ۲۱ نمبر ۱۱۳ اور اس
لوند کی کہتی ہے ایک قوم پیدا کرو نکاح اس لئے کہ وہ بھی بڑی
نسلی ہے عاتب خدا نے اس لڑکی کے آواز سنی اور خدا
کے فرشتے نماستان ماجرہ کو پکارا اور اس سے کہا کہ اے ماجرہ
تجھ کو کیا ہوا مت ذکر کہ اس لڑکی کی آواز جیاد پڑا ہے خدا
نے سنی ۱۸ اوتہ اور لڑکی کو اوتھا اور اسے اپنے ماتھے
سہنیا کہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤ نکاح استثناء
باب ۲۲ نمبر ۲ خدا سینا سے آیا اور شعر سے طلوع ہوا
فاران پہاڑ اوپر چکا دس ہزار قد و سیو کے ساتھ آیا
اور اسکے دہنے ماتھے میں ایک آتشی شریعت اسکے لئے
تھی یسعیہ باب ۵ نمبر ۲۶ وہ قوموں کی جنتا کہہ کر آتا
اور بہنیں اذان پستی بجا کر بولتا ہے وہ دوزخ کے چلے آؤ
ہمیں رومیہ باب ۹ نمبر ۲۵ ہوس باب ۲ نمبر ۳۲ تفسیر
اسکات صاحب صفحہ ۱۴۴ رومیہ باب ۱۰ نمبر ۲۰ شعیہ
باب ۶۵ نمبر ۶ تفسیر اسکات صاحب صفحہ ۱۵۴ رومیہ باب
یشعیہ باب ۲۸ نمبر ۱۴-۲۸ یسعیہ باب ۶۵ نمبر ۶۹ تفسیر
اسکات صاحب رومن چھاپہ الہ آباد صفحہ ۱۴۷ یسعیہ
باب ۶۰ نمبر ۶ قیدار کے سار گلہ تیری پاس جمع ہو کر
نبی کی سینڈ ہی تیری خدمت میں حاضر ہونگے وہ
مقبولیت کو میری مذبح پر چڑھینگے اور میں شوکت کی
اپنے گھر کو ستودگی بخشو نکاح یسعیہ باب ۶ نمبر ۹-۹
زبور باب ۴۱ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و